

## 77225-حدیث : "مقتی تاجرول کے علاوہ باقی سب تاجر جنم میں جائیں گے"

سوال

کیا درج ذیل حدیث صحیح ہے :

"مقتی تاجر کے علاوہ باقی ہر تاجر جنم میں جائیگا"؟

پسندیدہ جواب

ہمیں تو یہ حدیث کتب احادیث میں ان الفاظ میں نہیں مل سکی، لیکن سنت صحیحہ میں اس سے مشابہ کچھ احادیث ملتی ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں :

رافعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یقیناً تاجر لوگ روز قیامت فخار میں اٹھائے جائیں گے، لیکن وہ تاجر جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے، اور سچائی اختیار کرے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1210) سنن داری (247) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2146) صحیح ابن جان (11/276) امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور امام حاکم نے اسے صحیح الاستاذ کہا ہے، اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیح حدیث نمبر (994) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

مبارکپوری کہتے ہیں :

"مگر وہ تاجر جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے"

وہ اس طرح کہ دھوکہ اور خیانت کر کے نہ تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتب ہو، اور نہ ہی صغیرہ گناہ کا، یعنی اس نے اپنی تجارت میں لوگوں کے ساتھ احسان کیا، یا اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کی۔

"اور سچائی اختیار کی"

یعنی اس نے اپنی قسم اور باقی ساری کلام میں سچائی اختیار کی۔

قاضی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جب تاجر حضرات کی عادت میں یہ شامل ہے کہ وہ معاملات میں تدليس کرتے اور پھپاتے ہیں، اور جھوٹی قسموں وغیرہ کے ساتھ جو بھی انہیں کرنا پڑے وہ اس کے ساتھ اپنامال تجارت فروخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو ان پر فحور کا حکم لگایا گیا، اور ان میں سے جو حرام کردہ اشیاء سے اجتناب، اور اپنی قسم میں نیکی، اور کلام میں سچائی اختیار کرے اسے تقویٰ کی بنابر ان فخار میں سے مستثنی کیا گیا ہے۔

اور شارحین نے یہی شرح کی ہے، اور لغو اور قسم کو فحور پر محمول کیا ہے، مرقاۃ میں اسی طرح بیان ہوا ہے "انتہی"۔

دیکھیں : تجھے الاحوڑی (336/4).

اور صحیح احادیث میں بھی یہی بیان ہوا ہے جو تاجر حضرات کو فجور کا وصف دینے کے سبب پر دلالت کرتا ہے، وہ یہ کہ تاجر جھوٹی قسم کا کار، اور وعدہ خلافی کر کے تلبیں اور دھوکہ کرتے ہیں۔

عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یقیناً تاجر حضرات فاجر ہیں"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا:

کیا اللہ تعالیٰ نے تجارت حلال نہیں کی؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیوں نہیں، لیکن جب وہ بات چیت کرتے ہیں تو بحوث بولتے ہیں اور قسمیں اٹھا کر گنگار ہوتے ہیں"

مسند احمد (428/3) مسند رک الحاکم (8/2) امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے، اور مسند احمد کے محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور علامہ البانی نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحة حدیث نمبر (366) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

وگرنہ تجارت توکماں کے لیے افضل ترین چیز ہے لیکن اس شخص کے لیے جو اس میں سچائی اور نیکی اختیار کرے، کیونکہ ایک سچائی اختیار کرنے والا مسند احادیث تاجر شخص عظیم اجر و ثواب کا مستحن ہے۔

ابو سعید خدیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سچا اور اماندار تاجر نبیوں اور صدیقوں، اور شہداء کے ساتھ ہوگا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1209) امام ترمذی کہتے ہیں : یہ حسن ہے، ہم اس طریق کے علاوہ اسے نہیں جانتے۔

اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس کی سند کو جید کہا ہے، جیسا کہ المسند رک علی مجموع الفتاوی (1/163) میں لکھا ہے۔

ابو حامد الغزالی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ان سب احادیث کو جمع کرنے میں حالات کی تفصیل ہے: تو ہم کہیں گے کہ:

ہم یہ نہیں کہتے کہ تجارت مطلقاً ہر چیز سے افضل ہے، لیکن تجارت سے یا تو کثافت طلب ہوتی ہے، یا پھر کفایت سے بھی زیادہ کمائی کی جاتی ہے۔

تو اگر کفایت سے زیادہ مال زیادہ اور جمع کرنے کے لیے کمائی کی جائے، نہ کہ اسے خیر و بھلائی اور صدقات میں خرچ کرنے کے لیے تو پھر یہ تجارت قابل مذمت ہے۔

کیونکہ یہ دنیا پر متوجہ ہونا ہے جس سے محبت کرنا ہر برائی کی جڑ ہے، اور اگر وہ اس کے ساتھ ساتھ ظالم اور خائن بھی ہو تو پھر یہ ظلم اور فسق ہے۔  
لیکن اگر وہ اس سے صرف اپنے اور اپنی اولاد کے لیے کفایت طلب کرتا ہے، تو پھر سوال کرنے اور ہاتھ پھیلانے سے تجارت افضل ہے "انتہی۔  
دیکھیں: احیاء علوم الدین للغزالی (2/79).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21575) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم۔